نمبر ۱۱۰ | مورخہ ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۷ ذیقعد سنہ ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

مدینۃ المسیح

۱۲ مارچ بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۱۴ مارچ قادیان تشریف لے آئیں گے۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا۔ کی طبیعت چند روز سے نزلہ۔ کھانسی اور بخار کے باعث ناساز ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دُعا فرمائیں :۔

ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ سب اسسٹنٹ سرجن بنت چوہدری غلام محمد صاحب بی۔ اے قریباً ایک ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی دُعا کی جائے :۔

مولوی احمد خان صاحب مولوی فاضل کوہاٹ اور مولوی محمد سلیم صاحب و شیخ مبارک احمد صاحب علاقہ بیٹ میں تبلیغ کے لئے روانہ کئے گئے :۔

سیکرٹریان جماعت ہائے انصار اللہ (تبلیغ) کی خاص توجہ کے لئے

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر بیت المال آج کل جماعت ہائے سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے معائنہ کی غرض سے دورے پر ہیں۔ نظارت دعوت و تبلیغ کے لائحہ عمل اور نصاب کے ماتحت آپ انصار اللہ کے کام اور اُن کی تبلیغی کوششوں کا بھی جائزہ لیں گے۔ اس ضمن میں وُہ خاص طور پر یہ دیکھیں گے۔ کہ آیا ہر جماعت انصار اللہ کے سکرٹری نے ایسا رجسٹر کھولا ہُوا ہے۔ جس میں انصار اللہ کا نام بنام اندراج ہو۔ اور آیا کوئی دن انہوں نے تبلیغ کے لئے مقرر کیا ہُوا ہے۔ یا نہیں۔ نیز یہ کہ سکرٹری نے انصار اللہ کی تبلیغی ٹریننگ کے لئے ہفتہ وار تعلیم کا کوئی انتظام کیا ہوا ہے۔ اور ان تعلیمی جلسوں کی روئداد کا کوئی رجسٹر ہے۔ جس سے معلوم ہو سکے۔ کہ اس وقت تک کتنے ایسے جلسے ہو چکے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی دیکھیں گے کہ کیا انصار اللہ کے وفود اپنے اپنے حلقہ میں مقررہ دن تبلیغ کے لئے جاتے رہے ہیں۔ یا نہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ کارکنانِ تبلیغ اس معائنہ میں اپنے معاہدے کے مطابق ثابت ہونگے۔ اور اگر کوئی کمی ہو۔ تو وُہ ناظر صاحب کے آنے سے پہلے پہلے دُور کر لیں گے۔ میں نے ناظر صاحب موصوف سے یہ بھی درخواست کی ہے کہ ہر جماعت انصار اللہ کے کام کے متعلق اپنی رائے علیحدہ معائنہ بک میں نوٹ کرتے جائیں۔ جس کی ایک نقل جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں جائے گی۔ وہاں مجھے بھی سکرٹری تبلیغ بھیجیں گے :۔

بالآخر میں انصار اللہ سے خصوصیت سے امید رکھتا ہوں۔ کہ وُہ ناظر صاحب موصوف کے استقبال اور ان کے ساتھ اپنا تعارف کرانے میں سرگرمی سے کام لیں۔ تا جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اپنی خاص توجہات سے انصار اللہ کی تحریک کو نوازتے ہیں ایسا ہی ناظر صاحبان کی ہمدردی سے بھی ان کی اس تحریک کو حصہ ملے (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

امرتسر میں عیسائیوں سے زبردست مناظرہ

ہم عرصہ سے عیسائیوں سے مناظرہ ... کی کتابت کر رہے تھے۔ مگر کوئی عیسائی مقابل پر نہ آتا تھا۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ پر آنا ان کے لئے کوئی آسان امر نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ سے خبر پا کر حضرت مسیح ناصری ؑ کو دوسرے انبیاء کی طرح وفات یافتہ ثابت کر دیا۔ اور خود بائیبل سے ان کی وفات کا ثبوت پیش کر دیا۔ ایسی صورت میں جبکہ حضرت مسیح ناصری کا صلیبی موت سے نہیں۔ بلکہ طبعی موت سے فوت ہو جانا ثابت ہو جائے۔ عیسائیوں کے پاس کچھ نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ میدان مناظرہ میں آنے سے جی چراتے رہتے ہیں۔ تازہ مثال دھاریوال ضلع گورداسپور کی پیش کی جا سکتی ہے۔ وہاں عیسائیوں نے مناظرہ پر آمادگی کا اظہار کیا۔ شرائط طے ہو گئیں۔ مگر جب تاریخ مقررہ قریب آئی۔ تو مناظرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اب امرتسر کے عیسائیوں نے آمادگی ظاہر کی ہے۔ اور ان کے ساتھ شرائط طے ہو چکی ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔ خدا کرے۔ عیسائی صاحبان ان پر قائم رہیں۔ گو ابھی سے ان میں دست اندازی شروع کر دی گئی ہے۔ چنانچہ اخبار نور افشاں ۴ مارچ ۱۹۳۲ء میں جو اعلان ایم طفیل مسیح نے کرایا ہے۔ اس میں نوٹ نمبر ا پر یہ لکھا ہے۔ کہ "۲۱۔ مارچ ۱۹۳۲ء پہلا دن ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک پہلی تقریر و تحریر ہوگی" حالانکہ اصل شرائط میں صرف تقریر درج ہے۔ تحریر کا لفظ اپنے پاس سے بڑھایا گیا ہے۔

بہرحال امید کی جاتی ہے۔ کہ **۲۱-۲۲** مارچ ۱۹۳۲ء کو عیسائیوں اور احمدیوں کے درمیان اہم مناظرہ ہوگا۔ احباب اس کے لئے تیار رہیں۔ اور آئندہ نکلنے والے اخبار میں امرتسر آنے کے متعلق اعلان کا انتظار کریں۔ کیونکہ مناظرہ کے لئے جگہ کا انتظام عیسائی صاحبان کے ذمہ ہے۔ اور اس کے متعلق اطلاع کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

شرائط مناظرہ حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ بحث دو ہونگے۔

۲۔ پہلا بحث صداقت (دعویٰ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوگا جس میں مدعی جماعت احمدیہ ہوگی۔ اس میں مناظرہ دو وقت ہوگا۔ صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک۔ اور دوسرا وقت ۲ بجے سے ۵ بجے تک اس میں پہلی اور آخری تقریر جماعت احمدیہ کی ہوگی۔

۳۔ مناظرین کی پہلی تقریر بیس بیس منٹ کی ہوگی۔ اس کے بعد پندرہ پندرہ منٹ۔

۴۔ دوسرا بحث الوہیت مسیح علیہ السلام ہوگا۔ جو کہ ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک اور ۲ بجے سے ۵ بجے تک ہوگا جس میں مدعی عیسائی صاحبان ہونگے پہلی اور آخری تقریر ان کی ہوگی۔

۵۔ ہر ایک فریق کا فرض ہے۔ کہ اپنے دعوے اور دلائل کو اپنی مستند مذہبی کتب سے پیش کرے۔ عقلی دلائل کو بھی اپنی تائید میں پیش کر سکتے ہیں۔

۶۔ پریذیڈنٹ فریقین کے اپنے اپنے ہونگے۔ جن کا کام صرف شرائط کی پابندی کرانا ہوگا۔

۷۔ مناظرین کو بد زبانی اور خلاف تہذیب کلمات سے پرہیز کرنا لازمی ہوگا۔ اگر کوئی مناظر اپنی تقریر کے دوران میں اس کا مرتکب ہوگا تو پریذیڈنٹ کا فرض ہوگا۔ کہ اسے روک دے۔

۸۔ خلط مبحث سے پرہیز کرنا مناظرین کے لئے لازم ہوگا۔

۹۔ فریقین کے مناظرین کو لازم ہوگا۔ کہ ایک دوسرے کے بزرگوں کا نام ادب و احترام سے لیں۔

۱۰۔ فریقین کو حق ہے۔ کہ اپنے اپنے مناظر جو چاہیں پیش کریں۔

۱۱۔ جگہ کا انتظام عیسائی دوستوں کے سپرد ہوگا۔

۱۲۔ ہر دو فریق اپنی اپنی جماعت کے ذمہ دار ہونگے۔

۱۳۔ مناظرہ میں تالی بجانا یا آوازے کسنا منع ہوگا۔ اگر کوئی شخص اس کا مرتکب ہوگا۔ تو پریذیڈنٹ کا فرض ہوگا۔ کہ ایسے شخص کو منع کرے۔

۱۴۔ مناظرہ تقریری ہوگا۔

۱۵۔ مناظرہ تاریخ ۲۱-۲۲۔ مارچ ۱۹۳۲ء کو ہوگا۔

۱۶۔ تاریخ مناظرہ پر جو فریق بروقت نہ پہونچیگا۔ وہ شکست یافتہ سمجھا جائے گا۔

۱۷۔ یہ شرائط مناظرہ آج ۷۔ مارچ ۱۹۳۲ء کو لکھے گئے بر دکان اخبار اہلحدیث امرتسر۔

۱۸۔ عیسائی صاحبان کا فرض ہوگا۔ کہ تاریخ مناظرہ سے ایک ہفتہ پہلے مقام مناظرہ کی اطلاع دے کر سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ امرتسر سے دستخط حاصل کرے۔

دستخط منجانب جماعت احمدیہ امرتسر۔ سید بہاول شاہ سکرٹری تبلیغ۔

دستخط منجانب جماعت مسیحیہ۔ ایم طفیل مسیح

احمدی جماعتوں کیلئے ضروری اعلان

۱۔ **کالا گجراں** ضلع جہلم میں احمدی جماعت کا جلسہ ۲۰-۲۱ مارچ ۱۹۳۲ء کو ہوگا۔ مولوی عبد الغفور صاحب مہتمم تبلیغ اس جلسہ میں شامل ہونگے۔

۲۔ **روپڑ** ضلع انبالہ میں ۲۰-۲۱۔ مارچ ۱۹۳۲ء کو ایک اہم مناظرہ ہوگا غیر احمدی اصحاب دور دور سے اور چار اضلاع کے لوگ اس میں شامل ہونگے احمدی اصحاب کو اس مناظرہ کی کامیابی کے لئے جد و جہد کرنی چاہیئے۔

۳۔ **پنڈی بھٹیاں** ضلع گوجرانوالہ میں جماعت احمدیہ کا جلسہ ۲۳-۲۴۔ مارچ ۳۲ء کو ہوگا۔ ارد گرد کے احمدی اصحاب کو اس میں شامل ہو کر جلسہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اخبار احمدیہ

اعلیٰ ایثار کا نمونہ

جناب مولوی عبد الحکیم صاحب کنگی اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں۔ کہ "آئندہ کے لئے میری وصیت حصہ آمد بجائے ۱/۱۰ کے ۱/۹ منظور فرمائی جائے۔ قبل ازیں بوجہ تخفیف میری آمدنی میں ۱۲ کم ہو گئے تھے۔ بدیں وجہ میں نے بجائے ۱۵ روپیہ حصہ آمد کے ۱۲ روپیہ ادا کرنے شروع کر دیئے تھے۔ مگر اب میں نے وصیت ۱/۹ حصہ کی کر دی ہے۔ اس حساب سے پھر مبلغ ۱۵ روپیہ ماہوار حصہ آمد ادا کرونگا"۔

اللہ تعالےٰ مولوی صاحب موصوف کو اس نیک کام کی بہتر سے بہتر جزا دے۔

سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے متعلق اعلان

مولوی صاحب موصوف اپنی رخصت سے قادیان واپس تشریف لے آئے ہیں۔ سابقہ اعلان مورخہ یکم مارچ ۱۹۳۲ء محض اس لئے کیا گیا تھا۔ کہ دفتر کو ان کے مقام سفر کا علم نہ تھا۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی علالت

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن کچھ مدت سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اب تکلیف زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب خصوصیت کے ساتھ دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے۔

تلاش گمشدہ

مسمی سید نذیر احمد ساکن موضع گیہڑ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات چند یوم ہوئے۔ گھر سے کچھ زیورات اور نقدی لیکر کہیں چلا گیا ہے۔ رنگ گورا۔ عمر ۲۱/۲۲ سال قد قریباً ۵ ½ فٹ۔ معمولی دیسی لباس اگر کسی دوست کو ملے۔ تو حسب ذیل پر اطلاع دیں۔ سید مزمل شاہ امیر جماعت احمدیہ گیہڑ ضلع گجرات۔

سپاس تعزیت

جن احباب نے میرے بھائی صاحب کی وفات پر مجھے تعزیت کے خطوط لکھے ہیں۔ اور میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ خاکسار (ڈاکٹر) ملک محمد رمضان سری گوبند پور۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے لڑکے عبد القیوم صاحب کی صحت پھر چند یوم سے روبہ تنزل ہے جس سے تشویش ہو رہی ہے۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ خاکسار عبد الرشید پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بٹالہ۔ ۲۔ جناب سیٹھ شیخ حسن صاحب یادگیری (دکن) کی تجارت عرصہ دو سال سے تنزل پر ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۳۲ء | جلد ۱۹

مظلومین کشمیر کی مالی امداد کی ضرورت

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی مالی مشکلات

مسلمانانِ کشمیر کے المناک حالات

مسلسل کئی ماہ سے مسلمانانِ ریاستِ جموں و کشمیر جن غیر معمولی مصائب اور مشکلات کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ ان کی گونج ہندوستان کے گوشہ گوشہ تک پہونچ چکی ہے۔ اور تمام مسلمانانِ ہند ان سے بخوبی آگاہ ہیں۔ کیونکہ اس وقت تک کے تفصیلی حالات ان تک پہونچ چکے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی مسلمانانِ ریاست کی غربت و افلاس بے کسی اور بے بسی بھی بالکل ظاہر ہو رہا ہے۔ عام حالات میں بھی وہ نہایت تنگی اور عسرت کے ساتھ زندگی کے دن پورے کرتے۔ اور انتہائی ذلت و ادبار میں گھرے ہوئے تھے۔ لیکن اب جبکہ ایک طرف تو ریاستی حکام پولیس اور فوج کے ذریعہ ان کے خلاف طاقت اور قوت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ کئی بار انہیں گولیوں کا نشانہ بنا چکے ہیں۔ گرفتاریوں اور تلاشیوں کے ذریعہ مبتلائے مصائب کر چکے ہیں جیلخانوں کو بھر چکے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کا کاروبار۔ محنت و مزدوری۔ کھیتی باڑی رکی ہوئی ہے۔ ریاست کے مسلمان باشندے جن حالات میں سے گزر رہے ہیں۔ وہ نہایت ہی المناک اور روح فرسا ہیں۔ جو لوگ محنت و مزدوری یا کھیتی باڑی کر کے بمشکل اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالتے تھے۔ ان کا نہ صرف کئی ماہ سے بیکار ہو جانا بلکہ حکومت کے تشدد کا ہدف بن جانا کوئی معمولی مصیبت نہیں۔ جس میں مسلمانانِ ریاست کشمیر مبتلا رہیں۔

مسلمانوں کا مذہبی فرض

ان حالات کو دیکھ کر ہر شخص کا جو مظلوم اور ستم رسیدہ انسانوں کے متعلق اپنے دل میں درد رکھتا۔ اور جسے انسانیت ایسے لوگوں کی تکلیف کا احساس کرا سکتی ہے۔ فرض ہونا چاہیئے کہ انسانی ہمدردی اور امداد کا ہاتھ بڑھائے۔ لیکن اگر مظلومین ریاست کا مسلمان ہونا دیگر مذاہب کے لوگوں کو ان کی تباہی و بربادی کی طرف متوجہ نہ ہونے دے۔ تو ہر مسلمان کہلانے والے کا تو نہ صرف اخلاقی۔ بلکہ مذہبی فرض ہے۔ کہ اپنے ان سب بھائیوں کے مصائب اور مشکلات میں جس حد تک ممکن ہو۔ کمی کرنے کی کوشش کرے۔ اور جس قدر امداد دے سکتا ہو۔ اس سے دریغ نہ کرے۔

مسلمانوں کی غفلت

لیکن نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانانِ ہند اپنے کشمیری بھائیوں کی مشکلات اور مصائب سے پوری طرح آگاہ ہونے اور ان کے دردناک حالات جاننے کے باوجود اس فرض کی ادائگی سے بڑی حد تک غافل ہیں۔ جو اسلام نے اپنے بھائیوں کی امداد کے متعلق ان پر عائد کر رکھا ہے۔ اور جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [illegible] تاکید فرمائی ہے۔

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی قابلِ تعریف سرگرمیاں

تمام مسلمانوں کو اور خصوصاً مسلمانانِ پنجاب کو اچھی طرح معلوم ہے کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے جو تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی نمائندہ ہونے کی حیثیت رکھتی ہے۔ مسلمانانِ ریاست کی ہر قسم کی امداد کا کام اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ جس سرگرمی جس محنت اور ایثار سے وہ اپنا کام کر رہی ہے۔ اس کا کئی بار مسلمانانِ ریاست کے نمائندے شکرگزاری کے جذبات کے ساتھ اعتراف کر چکے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی اعلان کر چکے ہیں کہ سوائے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے اس دور مصائب و آلام میں اور کسی طرف سے انہیں ایک ذرہ بھی امداد حاصل نہیں ہوئی۔ بلکہ جن لوگوں نے ان کی حمایت کے پردے میں شور و شر اور ہنگامہ آرائی کی۔ وہ ان کے لئے اور زیادہ مصائب اور مشکلات کا باعث بنے۔ لیکن نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی وسیع اور قابلِ تعریف سرگرمیوں کے مقابلہ میں مسلمانوں نے اس کی مالی امداد کے لئے اس جوش کا ابھی تک ثبوت نہیں دیا جس کی ان سے توقع کی جا سکتی تھی۔ اور جس کا مسلمانانِ ریاست کی حالت زار تقاضا کر رہی ہے۔

مسلمانانِ کشمیر کی امداد کے لئے کثیر اخراجات

آل انڈیا کشمیر کمیٹی ایک طرف تو مسلمانانِ کشمیر کے آئینی مطالبات اور انسانی حقوق کے لئے جد و جہد کر رہی ہے۔ اور نہ صرف ہندوستان میں بلکہ انگلستان تک ضروری تدابیر اختیار کر رہی ہے۔ جن پر بہت بڑے اخراجات ہو رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ریاست کے تشدد کا نشانہ بننے والوں کے پسماندوں اور زخمیوں کی امداد۔ اور گرفتاران مصیبت کی قانونی اعانت میں مصروف ہے۔ ان اغراض کے لئے اس کے کثیر التعداد ایثار پیشہ کارکن نہ صرف اپنے ذاتی مفاد اور کاروبار کو چھوڑ کر بلکہ طرح طرح کی تکالیف برداشت کر کے مصروفِ عمل ہیں۔ اور بہت سا روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔

کشمیر کمیٹی کی آمد و خرچ

اس وقت تک کشمیر کمیٹی ہزارہا روپیہ ان کاموں میں صرف کر چکی ہے اور روز بروز اخراجات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں آمد بہت قلیل ہے۔ چنانچہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے ماہ جنوری کی آمد و خرچ کا جو گوشوارہ شائع کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اس مہینہ میں ۱۰۶۹-۱۴-۹ آمد ہوئی۔ لیکن ۲۹۹۹-۱-۹ خرچ کرنا پڑا۔ گویا ۱۹۲۹-۳-۰ صرف اس ایک مہینہ میں قرض لے کر اخراجات پورے کئے گئے۔

نقصان رساں صورت

ظاہر ہے۔ کہ یہ صورت قطعاً ناقابل برداشت اور کمیٹی کی اس تمام جد و جہد کو جو مظلومین ریاست کے لئے کی جا رہی ہے۔ سخت نقصان پہونچانے والی ہے۔ کمیٹی کے زیر ہدایات کام کرنے والے اپنے وقت کی قربانی کر سکتے ہیں۔ مظلومین کی خدمت کرنے کے لئے اپنا کاروبار ترک کر کے مالی قربانی کر سکتے ہیں۔ اپنی خدمات کے معاوضہ سے دستبردار ہو سکتے ہیں جسمانی تکالیف برداشت کر سکتے ہیں لیکن یہ ناممکن ہے۔ کہ اس رستہ میں جو اخراجات لاحق ہیں۔ اور جو ضروریات در پیش آئیں۔ وہ بغیر روپیہ کے سرانجام پا سکیں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ دوسرے مسلمان دست اعانت دراز کریں۔ اور فراخ دلی کے ساتھ مالی امداد بہم پہونچائیں۔ اگر ہر جگہ کے مسلمان تھوڑی تھوڑی رقم بھی اس کارِ خیر کے لئے دیں۔ تو ہر ماہ بہت کافی رقم جمع ہو سکتی ہے۔ اور اخراجات کی تنگی کی وجہ سے کشمیر کمیٹی کو جو مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ وہ دور ہو سکتی ہیں۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مالی امداد دینے میں بہت کوتاہی کی جا رہی ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو ستم رسیدہ مسلمان۔ دل شکستہ بیوائیں اور کس مپرس یتامیٰ سخت مصیبت میں مبتلا ہیں۔ اور دوسری طرف کشمیر کمیٹی کے رستہ میں مشکلات حائل ہیں۔ یہ بات مسلمانانِ ہند کی قومی غیرت اور مذہبی حمیت کے سراسر خلاف ہے۔ جب انہوں نے اپنے کشمیر کے بھائیوں کو مصائب اور مشکلات کے بھنور میں گھرا ہوا دیکھ کر ان کی طرف امداد کا ہاتھ بڑھایا۔ انہیں اپنی اسلامی ہمدردی

کا یقین دلایا۔ اور ان کی خاطر جد و جہد شروع کی۔ تو اب انہیں منجدھار میں چھوڑ دینا نہ صرف اسلام کی تعلیم کے رُو سے بلکہ انسانیت کے لحاظ سے بھی نہایت معیوب ہے ؛

شرافت و انسانیت کا تقاضا

شرافت اور انسانیت کا تقاضا یہی ہے۔ کہ جس ڈوبتے کو بچانے کے لئے ہاتھ بڑھاؤ۔ اسے پار اتار کر دم لو۔ خواہ کس قدر مشقت۔ اور تکلیف برداشت کرنا پڑے۔ مسلمانان کشمیر کی اس وقت حالت بعینہٖ ایسی ہے جیسی سخت طوفان میں گرفتار اعزا کی ہوتی ہے۔ اس وقت ان کی امداد نہ کرنا نہ صرف ان کو تباہی و بربادی کے حوالے کر دینا ہے۔ بلکہ اپنے آپ کو بھی سخت نقصان پہنچانا ہے۔ اس وقت مسلمانان ہندوستان نہایت معمولی سی مالی قربانی کر کے اپنے بھائیوں اپنی بہنوں اور اپنے بچوں کی بہت بڑی تعداد کو بچانے اور نہ صرف بچانے بلکہ باعزت زندگی بسر کرنے کے قابل بنا سکتے ہیں لیکن اس کے خلاف اپنی سستی اور کنجوسی کی وجہ سے انہیں موت کے حوالے کر کے بہت بڑے قومی نقصان کا موجب بھی بن سکتے ہیں۔ یہ دونوں راہیں ان کے سامنے ہیں۔ اب یہ بات ان کی عقل و فکر۔ دور اندیشی اور عاقبت بینی پر منحصر ہے۔ کہ جو راہ چاہیں۔ اختیار کر لیں ؛

ہندو کس کثرت سے روپیہ صرف کر رہے ہیں

کون نہیں جانتا۔ کہ مسلمانان ریاست کے مصائب و آلام کے مقابلہ میں ہندوؤں کے نقصان کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔ لیکن ایک طرف تو سکرٹری مہارانی صاحبہ ریلیف فنڈ کمیٹی جموں نے مہاراجہ صاحب اور مہارانی صاحبہ کی طرف سے ۲۰ ہزار روپیہ دان دینے کا اعلان کر کے ہندوؤں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ مالی امداد دیں۔ جس پر کثرت روپیہ آ رہا ہے۔ دوسری طرف ریاست سرکاری ذرائع سے ہندوؤں کی امداد کا انتظام کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب ہندو سبھا۔ لوکل ہندو سبھائیں۔ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا۔ کشمیر پونچھ ریلیف کمیٹی امرت سر سناتن دھرم سبھا۔ اور دیگر بہت سی ہندو سوسائٹیاں ہر قسم کی امداد میں مصروف ہیں۔ اور ان کو ہندوؤں کی طرف سے جس کثرت کے ساتھ روپیہ وصول ہو رہا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ صرف آریہ پراویشک پرتی ندھی سبھا کو ۸ مارچ تک ۰۔۔۔ ۶ ۔ ۷ ۔ ۹۲۴۷ وصول ہو چکے ہیں۔ اور اس سبھا کو ہفتہ وار آمدنی تین ہزار سے زیادہ ہو رہی ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہندو کس انہماک کے ساتھ امدادی روپیہ جمع کر رہے ہیں۔ اور ان کے روپے کا یہ سیلاب کیا کچھ کر سکتا ہے ؛

پس مسلمانان ہند سے اور خصوصاً مسلمانان پنجاب سے ہماری گذارش ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد مظلومین کشمیر کی امداد کی طرف متوجہ ہوں اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ذریعہ فراخدلی کے ساتھ مالی مدد کریں ؛

ریاست جموں میں خارجی آریہ ایجنٹ

کشمیر کے واقعات کے متعلق اسمبلی کے جن ہندو۔ اور سکھ ممبروں نے وائسرائے سے ملاقات کی تھی۔ انہیں پولٹیکل سکرٹری گورنمنٹ ہند نے جواب دیتے ہوئے لکھا ہے:۔

"مہاراجہ صاحب نے ریاست میں ریلیف کمیٹی کے ماتحت ریلیف فنڈ کھول دیا ہے۔ تمام رحم دل آدمیوں کو خواہ وہ کسی بھی قوم سے ہوں۔ اس میں چندہ بھیجنا چاہئیے۔ لیکن کہا جاتا ہے۔ کہ ہز ہائینس یہ نہیں چاہتے۔ کہ ایسے ریلیف فنڈ یا کمیٹیاں خارجی ایجنٹوں کے ذریعہ جاری کی جائیں"؛

ان سطور میں مہاراجہ صاحب بہادر کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے اگر وہ درست ہے۔ تو پھر اس کا کیا مطلب ہے۔ کہ آریہ سماج کے کارندے بڑی کثرت کے ساتھ تمام ریاست میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ریلیف کے پردہ میں نہایت اشتعال انگیز اور امن شکن کارروائیاں کر رہے ہیں۔ جن کی طرف ہم قبل ازیں ریاست کو توجہ دلا چکے ہیں :۔

اگر آریہ ایجنٹوں کے ریاست میں پھیلے ہونے کا ناقابل انکار ثبوت مطلوب ہو۔ تو آریہ پراویشک پرتی ندھی سبھا کے آرگن "آریہ گزٹ" (۱۲۔ مارچ) کا حسب ذیل بیان پیش کیا جاتا ہے :۔

"مہاتما ہنس راج جی کی زیر نگرانی آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کی طرف سے ریاست جموں کے تباہ شدہ علاقوں میں ریلیف کا کام پورے زور سے کیا جا رہا ہے۔ اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر آریہ سماج کے والنٹیر وہاں ہندوؤں کی بہترین سیوا کرنے میں لگے ہوئے ہیں علاقہ میرپور میں مہتہ ساون مل جی دت و پنڈت سرداری لال جی ویدی وہاں کے لوکل آریہ سماجی لالہ شنکر داس آڑھتی وغیرہ سجنوں کے ساتھ مل کر ہندوؤں سکھوں اور دلت لوگوں کو ریلیف فنڈ سے ہر قسم کا سکھ مہیا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ علاقہ کوٹلی میں سوامی شیو سنکلپ اور لالہ دیوی چند نمائندہ ہندو سبھا پہونچ چکے ہیں۔ وہاں سے ان کی چٹھیاں موصول ہوئی ہیں۔ کہ انہوں نے ریلیف کا کام شروع کر دیا ہے۔ ریاست پونچھ میں آریہ یووک سماج کے اتساہی منتری سیتا رام گپتا بڑی جانفشانی سے کام کر رہے ہیں وہاں پرادیشک سبھا کے ماتحت ریلیف کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔ آریہ پرادیشک سبھا کے ویدیہ پنڈت ٹھاکر دت وکویراج رادھا کشن جی دوائیاں لے کر وہاں پہونچ گئے ہیں۔ بھمبر میں ڈی اے۔ وی ہائی سکول حافظ آباد کے ہیڈ ماسٹر لالہ دینا ناتھ صاحب کام کر کے ابھی واپس آئے ہیں۔ ان کی جگہ دیانند براہم مہاودیالیہ کے ادھیاپک پنڈت دیو دت جی شاستری وِدیا بھاسکر کو بھیج دیا گیا ہے۔ وہاں کی آریہ سماج کے پردھان لالہ روشن لال صاحب و منتری لالہ حیا لال جی آریہ پرادیشک سبھا کی طرف سے تباہ حال لوگوں کو امداد پہونچا رہے ہیں۔ علاقہ نوشہرہ میں بابو برج لال صاحب اکسائز انسپکٹر نے سبھا کی طرف سے کام کرنے کی سیوا ارپن کی ہے"؛

یہ اس بات کا قطعی اور ناقابل تردید ثبوت ہے۔ کہ خارجی آریہ سماجی ایجنٹوں نے ریاست میں ریلیف فنڈ کمیٹیاں جاری کر رکھی ہیں۔ کیا یہ سب کچھ مہاراجہ بہادر کی لاعلمی میں ہو رہا ہے اور وہ ریاست جو مسلمانوں کے قانونی مشیر کو ریاست سے خارج کر کے انہیں قانونی امداد سے محروم کر رہی ہے۔ خارجی ہندوؤں کے متعلق مہاراجہ صاحب کی خواہش پر بھی کسی قسم کی پابندی عائد کرنا نہیں چاہتی ؛

احراری اور ریاست جموں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بحیثیت صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی اسی وقت مسلمانانِ کشمیر کے متعلق احراریوں کے نقصان رساں طریق عمل کا اظہار فرما دیا تھا۔ اور بتا دیا تھا۔ کہ یہ لوگ دراصل ریاست کے ہاتھ میں کھیل رہے ہیں جبکہ یہ لوگ مسلمانانِ کشمیر کے سب سے بڑے ہمدرد اور خیر خواہ ہونے کے مدعی تھے۔ اور کامل آزادی کے مطالبہ پر جتھوں کو قید کرا کرا اپنی فداکاری اور حریت پسندی کا شور مچا رہے تھے لیکن اب یہ بات بالکل نمایاں ہو چکی ہے۔ چنانچہ معاصر "سیاست" (۱۱۔ مارچ) رقمطراز ہے :۔

"اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جموں میں مقامی مجلس احرار کے متعلق اسلامیان جموں میں بڑی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ بڑی گرم افواہ ہے کہ حکومت اس جماعت کی خفیہ طور پر مدد کر رہی ہے۔ اور کہ یہ جماعت دراصل اسی کے ایما پر مسلم ینگ مینز ایسوسی ایشن جموں کو نقصان پہونچانے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ کیونکہ عوام کہتے ہیں۔ کہ "احرار" سے جب حکومت اتنی برگشتہ ہے۔ کہ روزنامہ "احرار" کا جموں میں داخلہ بھی بند کر دیا گیا ہے۔ تو یہ کیسے ممکن تھا۔ کہ جموں میں مجلس احرار کو قائم ہونے دیا جاتا۔ اور اب تک اس سے کوئی تعرض نہ کیا۔ علاوہ ازیں یہ بھی سننے میں آیا ہے۔ کہ متذکرہ جماعت احرار نے مظلومین کشمیر کے نام پر چندہ جمع کر کے خوب عیش اڑائے۔ اور آج کل اس میں جمع کردہ رقوم کی تقسیم کی بنا پر پھوٹ پڑتی جا رہی ہے"؛

بالمیک کانفرنس میں ہندوؤں سے علیحدگی کا فیصلہ

۵-۶۔ مارچ کو بالمیک کانفرنس کا ایک عظیم الشان اجلاس زیر صدارت چودھری بنسی لال ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب انبالہ میں منعقد ہوا۔ صوبہ پنجاب کے ہر ضلع کے نمائندے اور یو۔ پی کے بہت سے اضلاع کے نمائندے شریک ہوئے۔ جلسہ میں ہر مقرر نے معہ صدر کے "ہندوؤں کے مظالم اچھوتوں پر" تقریریں کیں۔ اور فیصلہ ہوا۔ کہ آئندہ حقوق کی جنگ میں اچھوتوں کو ہندو قوم کے ساتھ ہرگز شریک نہیں ہونا چاہئیے۔ بلکہ جداگانہ حقوق کا مطالبہ کرنا چاہئیے :۔

پُرلطف بات یہ ہے۔ کہ ہندوؤں نے ہزاروں روپے خرچ کر کے یہ کانفرنس منعقد کرائی تھی لیکن نتیجہ ان کی توقعات کے بالکل خلاف نکلا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ پسماندہ اقوام اپنے نفع و نقصان کے سمجھنے میں پوری عقلمندی سے کام لے رہی ہیں ؛

احمدیت کے متعلق مضمون

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

از روئے توریت و انجیل

اس عنوان سے دو اقساط پہلے شایع ہو چکی ہیں۔ اب تیسری قسط درج ذیل کی جاتی ہے ۔ (ایڈیٹر)

بائیبل کے معیار

معیار اول۔ پہلی زندگی کا پاکیزہ ہونا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تم میں کون مجھ پر گناہ ثابت کرتا ہے۔ اگر میں سچ بولتا ہوں تو میرا یقین کیوں نہیں کرتے" یوحنا ۸/۴۶

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے پس یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ جو اس نے ابتدا سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا۔ اور سوچنے والوں کے لیے یہ ایک دلیل ہے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲)

حضرت مسیح موعود کی زندگی کے پاکیزہ ہونے پر آپ کے مخالفین نے بھی شہادت دی ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی گواہی تو مشہور ہی ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بھی لکھا ہے۔

"براہین تک میں مرزا صاحب سے حسن ظن تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میری عمر کوئی ۱۷، ۱۸ سال کی تھی۔ میں بشوق زیارت بٹالے سے پاپیادہ تنہا قادیان گیا" (رسالہ تاریخ مرزا صفحہ ۵۳)

معیار دوم۔ بائیبل کہتی ہے۔ جھوٹا نبی ہلاک کیا جاتا ہے اور صادق کی تائید و نصرت ہوتی ہے۔ یہ معیار اپنے دونوں پہلوؤں۔ ایجابی اور سلبی کی رو سے بائیبل کے حسب ذیل حوالجات سے ظاہر ہے۔

(۱) "میں تمہارا مخالف ہوں۔ اور میرا ہاتھ ان نبیوں پر جو دھوکا دیتے ہیں۔ اور جھوٹی غیب دانی کرتے ہیں چلیگا۔ وہ میرے لوگوں کے مجمع میں شامل نہ ہوں گے" (حزقیل ۱۳/۹)

(۲) "یہ نبی (یعنی جھوٹے) تلوار اور کال سے ہلاک کئے جائینگے" (یرمیاہ ۱۴/۱۵)

(۳) "وہ نبی یا وہ خواب دیکھنے والا قتل کیا جائے گا" (استثناء ۱۳/۵)

(۴) "خداوند اسرائیل کے سر اور دم اور شاخ اور نے کو ایک ہی دن میں کاٹ ڈالیگا۔ وہ جو پرانا ہے۔ اور عزت دار وہی سر ہے۔ اور جو نبی جھوٹی باتیں سکھاتا ہے۔ وہی دم ہے" (یسعیاہ ۹/۱۵)

(۵) "میں انہیں (جھوٹے نبیوں کو) ناگدونا کھلاؤں گا۔ اور ہلاہل کا پانی پلاؤں گا۔ کیونکہ یروشلم کے نبیوں کے سبب سے ساری سرزمین میں بے دینی پھیلی ہے" (یرمیاہ ۲۳/۱۵)

(۶) "تو نہ جیئے گا۔ کیونکہ تو خداوند کا نام لیکے جھوٹ بولتا ہے" (زکریا ۱۳/۳)

(۷) "ہاں وہ (جھوٹے نبیوں کی دیوار) گر جائیگی۔ اور تم اس کے بیچ میں ہلاک ہو گے۔ اور جانو گے۔ کہ میں خداوند ہوں" (حزقیل ۱۳/۱۴)

(۸) "وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا۔ یا اور معبودوں کے نام سے کہے۔ تو وہ نبی قتل کیا جائے" (استثناء ۱۸/۲۰)

(۹) "صادق پر کوئی برا حادثہ نہ پڑیگا۔ ہر شریر یا سر بسر زیان ہوگا" (امثال ۱۲/۲۱)

(۱۰) "میں ان (ناپاک کاہن اور جھوٹے نبی) پر بلا لاؤں گا۔ کہ یہ ان سے انتقام لینے کا برس ہے" (یرمیاہ ۲۳/۱۲)

(۱۱) "جو پودا میرے آسمانی باپ نے نہیں لگایا۔ جڑ سے اکھاڑا جائیگا۔ انہیں چھوڑ دو۔ وہ اندھے راہ بتانے والے ہیں" متی ۱۵/۱۴

(۱۲) "دیکھو۔ میں نحلامی سمعیاہ (کاذب نبی) کو اور اس کی نسل کو سزا دونگا اس کا کوئی آدمی نہ رہیگا۔ جو اس قوم کے درمیان بسے۔ اور وہ ہرگز ان نیکیوں کو جو میں اپنی قوم سے کرونگا نہ دیکھیگا" (یرمیاہ ۲۹/۳۲)

(۱۳) فریسی گملی ایل بھی کہتا ہے "یہ تدبیر یا کام اگر آدمیوں کی طرف سے ہوا۔ تو آپ برباد ہو جائیگا۔ لیکن اگر خدا کی طرف سے ہے تو تم ان لوگوں کو مغلوب نہ کر سکو گے" (اعمال ۵/۳۸)

(۱۴) "صادق پر بہت سی مصیبتیں ہوتی ہیں۔ پر خداوند اس کو ان سب سے چھڑاتا ہے۔ وہ اس کی ہڈیوں کا نگہبان ہے۔ ان میں سے ایک بھی ٹوٹنے نہیں پاتی" (زبور ۳۴/۱۹، ۲۰)

(۱۵) "صادق کھجور کے درخت کی مانند لہلہائے گا۔ وہ لبنان کے دیوار کی طرح بڑھیگا۔ وہ جو خداوند کے گھر میں لگائے گئے ہیں۔ ہمارے خدا کی درگاہوں میں پھولینگے" (زبور ۹۲/۱۲)

ان تمام حوالجات کا مختصر خلاصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ہی حسب ذیل ہے:۔

لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں
عزت نہیں ہے ذرہ بھی اس کی جناب میں
توریت میں بھی نیز کلام مجید میں
لکھا گیا ہے رنگ وعید شدید میں
کوئی اگر خدا پہ کرے کچھ بھی افتراء
ہوگا وہ قتل ہے یہی اس جرم کی سزا

اب دیکھو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا معاملہ کیا۔ تورات اور انجیل نے جھوٹے نبیوں کے متعلق جو کچھ بتایا ہے اس کے ماتحت آپ قتل نہ ہوئے برباد نہ ہوئے۔ آپ کا مشن مٹایا نہ گیا۔ اور یہ پودا جڑ سے اکھاڑا نہ گیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے صادق کو لہلہاتا ہوا پودا بنایا خدا کے اسی شجرہ طیبہ کی شاخیں زمین کے کناروں اور آسمان کی بلندیوں تک پہنچ گئیں۔ ہاں اس نے اس پودے کو لگاتے وقت ہی کہدیا تھا۔ کہ

"میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا۔ اور پھولیگا۔ اور کوئی نہیں۔ جو اس کو روک سکے" (تذکرۃ الشہادتین)

افسوس ان پر جو اس قدر وضاحت اور اتنے بین نشانات کے باوجود خدا کے اس درخت کو اکھاڑنے کی سعی کریں۔ کیا وہ خدا پر غالب آسکتے ہیں۔ خدا کا فرستادہ فرما چکا ہے:۔

"کوئی میرے بھید کو نہیں جانتا۔ بجز میرے خدا۔ مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں ہوں۔ کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر ان کے پہلے۔ اور ان کے پچھلے۔ اور ان کے زندے اور ان کے مردے تمام جمع ہو جائیں۔ اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں۔ تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل بنا کر ان کے منہ پر ماریگا" (ضمیمہ اربعین صفحہ ۶)

معیار سوم:۔ معجزات و نشانات کے متعلق حضرت مسیح ناصری علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہی کام جو میں کرتا ہوں۔ وہ میرے گواہ ہیں۔ کہ باپ نے مجھے بھیجا ہے" یوحنا ۵/۳۶

پولوس کہتا ہے:۔

"یسوع ناصری ایک شخص تھا۔ جس کا خدا کی طرف سے ہونا تم پر ان معجزوں اور عجیب کاموں اور نشانوں سے ثابت ہوا جو خدا نے اسکی معرفت تم میں دکھائے" (اعمال ۲/۲۲)

اگرچہ بائیبل میں یہ بھی آتا ہے۔ کہ حضرت مسیح نے فرمایا:۔

"اس زمانے کے برے اور زنا کار لوگ نشان طلب کرتے ہیں۔ مگر یونس کے نشان کے سوا کوئی اور نشان انکو نہ دیا جائیگا" متی ۱۶/۴

لیکن ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے بھی منہاج نبوت پر بہت سے نشانات ظاہر ہوئے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو چونکہ مادیت کے تند سیلاب کے ازالہ کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اس لئے نشانات و معجزات کا ایک انبار نظر آتا ہے۔ اور ان معجزات کا دائرہ۔ اپنوں۔ بیگانوں۔ اہل ملک۔ اپنی جماعت۔ مخالفین۔ راعی اور رعایا۔ بلکہ زمین و آسمان تک محیط ہے۔ آپ نے پادریوں کو نشان نمائی کے لئے مقابلہ کی دعوت دی۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷۴) مگر کسی کو سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ علماء اہل مذاہب کو تحدی کرتے ہوئے فرمایا۔

"کیا زمین پر کوئی ایسا انسان زندہ ہے۔ کہ جو نشان نمائی میں میرا مقابلہ کرکے مجھ پر غالب آسکے" (تذکرۃ الشہادتین)

بہرحال یہ معیار بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو واضح طور پر ثابت کر رہا ہے۔

معیار چہارم:۔ روحانی غلبہ کے متعلق حضرت مسیح ناصری علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں مصیبت اٹھاتے ہو لیکن خاطر جمع رکھو۔ میں دنیا پر غالب آیا ہوں" یوحنا ۱۶ باب ۳۳

دوسری جگہ لکھا ہے:۔

"جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے وہ دنیا پر غالب آتا ہے۔ اور وہ غلبہ جس سے دنیا مغلوب ہوئی ہے ہمارا ایمان ہے۔" (۱۔ یوحنا ۵ باب ۴)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دلائل و براہین۔ نشان نمائی اور قبولیت دعا کے مقابلہ میں جو غلبہ حاصل ہوا۔ وہ دنیا پر ظاہر ہے جلسہ مہوتسو ایک معین مثال موجود ہے۔ پہلے سے غلبہ حاصل ہونے اور مضمون بالا رہنے کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔ اور ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے ہاں انجام جماعت کے متعلق بھی حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ مجھے یوسف قرار دیکر یہ اشارہ فرماتا ہے۔ کہ اس جگہ بھی میں ایسا ہی کروں گا۔ اسلام اور غیر اسلام میں روحانی غذا کا قحط ڈال دوں گا۔ اور روحانی زندگی کے ڈھونڈنے والے بجز اس سلسلہ کے کسی جگہ آرام نہ پائیں گے۔ اور ہر ایک فرقہ سے آسمانی برکتیں چھین لی جائیں گی۔ اور اسی بندہ درگاہ پر جو بول رہا ہے۔ ہر ایک نشان کا انعام ہوگا۔ پس وہ لوگ جو اس روحانی موت سے بچنا چاہیں گے۔ وہ اسی بندہ حضرت عالی کی طرف رجوع کریں گے" (نصرۃ الحق ص ۹)

معیار پنجم:۔ بے نظیر کلام لانے اور معجزانہ کلام پیش کرنے کے متعلق لکھا ہے۔

(۱) "پیادے سردار کاہنوں اور فریسیوں کے پاس آئے۔ اور انہوں نے ان سے کہا۔ تم اسے (حضرت مسیح کو) کیوں نہ لائے۔ پیادوں نے جواب دیا۔ کہ انسان نے کبھی ایسا کلام نہیں کیا۔ فریسیوں نے انہیں جواب دیا۔ کیا تم بھی گمراہ ہو گئے" (یوحنا ۷ باب ۴۶)

(۲) "وہ سب (حواری) روح القدس سے بھر گئے۔ اور غیر زبانیں بولنے لگے جسطرح روح نے انہیں بولنے کی طاقت بخشی۔" (اعمال ۲ باب ۴)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اخبار غیبیہ کے علاوہ معجزانہ کلام پیش کیا۔ اعجاز احمدی۔ اعجاز المسیح۔ اور دیگر کتب تحدی کے طور پر انعام مقرر کر کے لکھیں۔ مگر کوئی مثل نہ لا سکا۔ عیسائی پادریوں کے بالمقابل حضور نے رسالہ نور الحق لکھا۔ اور اس کی مثل لانے پر پانچ ہزار روپیہ انعام بھی مقرر فرمایا۔ مگر کوئی اسکی مثل نہ بنا سکا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے ہی فرما دیا تھا "مجھے منجانب اللہ رؤیا اور الہام کے ذریعہ سے بشارت مل چکی ہے۔ کہ عیسائی ہرگز اس رسالہ کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ اور ذلت کے ساتھ خاموش رہ جائیں گے۔ پس اگر اور نہیں تو اس پیشگوئی کو ہی جھوٹا کر کے دکھلا دیں۔ اگر انہوں نے بالمقابل رسالہ لکھ مارا۔ اور وہ رسالہ فصاحت میں ہمارے رسالہ کا ہم پلہ ثابت ہو گیا۔ تو بلا شبہ کاذب ٹھہروں گا۔" (اشتہار ۱۷ مارچ ۱۸۹۴ء)

معیار ششم:۔ پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے متعلق آتا ہے:۔

"تو جان رکھ۔ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے۔ اور وہ جو اس نے کہا ہے۔ واقع نہ ہو۔ یا پورا نہ ہو۔ تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی۔" (استثناء ۱۸ باب ۲۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں بھی پوری ہوئیں۔ اور اس سے بدرجہا شان و شوکت کے ساتھ پوری ہوئیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح کی پہلی بعثت میں ہوئی تھی۔ بلکہ انجیلی بیانات کے مطابق تو حضرت مسیح کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے بالمقابل ایک اور دو کی نسبت ہے۔ اور ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا۔ تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں۔ وہ ہرگز نہ کر سکتا۔ اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔ اور خدا کا فضل اپنے سے زیادہ مجھ پر پاتا" (کشتی نوح ص ۵۶)

معیار ہفتم:۔ پاکیزہ جماعت پیدا کرنے کے متعلق لکھا ہے:۔

"جھوٹے نبیوں سے خبردار ہو۔ جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آتے ہیں۔ مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیئے ہیں۔ ان کے پھلوں سے تم انہیں پہچان لوگے۔ کیا جھاڑیوں سے انگور یا اونٹ کٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں۔ اسی طرح ہر ایک اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے۔ اور برا درخت برا پھل لاتا ہے" (متی ۷ باب ۱۵۔۱۷)

حضرت مسیح ناصری نے حواریوں کی ایک جماعت تیار کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ایک جماعت قائم کی ہے ہر دو جماعتوں کا اپنے پیشوا سے اخلاص و عقیدت۔ ایثار نفس و مال اور روحانیت و تقویٰ عیاں ہے مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ پطرس کے ان الفاظ پر نگاہ ڈالو جبکہ وہ ڈر کی وجہ سے حضرت مسیح کا ناواقف بن جاتا۔ بلکہ اس پر قسم کھاتا۔ اور لعنت کرتا ہے۔ اور صاحبزادہ حضرت عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کی جانثاری کو دیکھو۔ کہ کس طرح پتھروں کی بارش اور تلواروں کے سایہ میں انہوں نے شہادت حقہ ادا کی۔ اور اسی راہ میں جام شہادت نوش فرمایا جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔ بہرحال یہ معیار بھی صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک زبردست دلیل ہے۔

میں نے بائیبل کے خصوصی بیانات درباره آمد ثانی مسیح موعود اور صادقوں کے معیاروں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو بیان کر دیا ہے۔

(خاکسار اللہ دتا جالندھری)

ایک کوہاٹی کے انعام کی حقیقت

دعوےٰ کے دلائل پیش کرو

ایک شخص ماسٹر نظام الدین خان صاحب نے ایک اعلان بعنوان "قادیانیوں کو انعام حاصل کرنے کا نادر موقعہ" شائع کرایا تھا۔ اور اس میں حسب ذیل باتوں کا ذکر کیا تھا۔

(۱) مرزا صاحب اپنی کتابوں میں درج شدہ عقائد کی رو سے ایک سچے مسلمان بھی ثابت نہیں ہو سکتے۔ (انعام یکصد روپیہ)

(۲) میرا دعویٰ ہے۔ کہ مرزا صاحب کے الہام اور وحی ربانی نہیں تھے۔ (انعام یک صد روپیہ)

"میں مرزا صاحب کے صرف پچاس جھوٹ پیش کروں گا۔ اور ہر ایک جھوٹ کو سچا ثابت کرنے پر مبلغ دو روپیہ فی جھوٹ پیش کئے جائینگے" (کل یک صد روپیہ انعام)

اس کے متعلق بذریعہ چٹھی ان سے ضروری امور کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اب اس چٹھی کا مفہوم اخبار میں دیا جاتا ہے۔ ماسٹر صاحب چونکہ مدعی ہیں۔ اس لئے چاہیئے کہ ان تینوں باتوں کا ایک رسالہ کی شکل میں اپنے دعاوی کا ثبوت پیش کریں۔ اور اس میں یہ ظاہر کر دیں۔ کہ قرآنی آیات کے ماتحت سچا مسلمان کسے کہتے ہیں۔ اسکی کیا تعریف ہونی چاہیئے۔ تاکہ اسی مدلل تعریف کی روشنی میں حضرت مرزا صاحب کے اسلام کا ثبوت پیش کیا جائے۔

اسی طرح چاہیئے۔ کہ قرآنی دلائل کی روشنی میں یہ بھی ثابت کریں۔ کہ الہام اور وحی ربانی کے کیا معیار ہیں۔ تاکہ ان کی روشنی میں حضرت مرزا صاحب کے الہامات و وحی کو دیکھا جائے۔

اسی طرح پچاس جھوٹ بھی پیش کر دیں۔ مگر اسکے ساتھ یہ ضروری ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا حوالہ مفصل درج ہو

جب تک ماسٹر صاحب ان تینوں باتوں کا ثبوت پیش نہ کریں گا ان کا دعویٰ بلا دلیل ہوگا۔ اور دعویٰ بلا دلیل باطل ہوتا ہے۔

دو ماہ کا عرصہ ایسے رسالہ کی اشاعت کے لئے کافی ہوگا۔ اور اگر یہ میعاد کم ہو۔ تو آپ ہی اس کے لئے میعاد مقرر کر دیں۔ جو چار ماہ سے زائد نہ ہو۔ تاکہ پبلک میں اس کا اعلان کیا جائے۔

خاکسار

صاحبزادہ عبد اللطیف۔ موضع۔ ٹوپی۔ ضلع پشاور

تمدن اسلام

اسلام میں لونڈیوں کے متعلق احکام

لونڈیوں پر احسان عظیم

اسلام سے قبل عرب میں جہاں یہ بُرا رواج تھا۔ کہ آزاد مرد و عورتوں کو ناجائز ذرائع سے غلام بنا لیا جاتا تھا۔ وہاں ساتھ ہی یہ رسم بھی تھی کہ ایسی لونڈیوں کو مجبور کر کے ان سے زنا بطور کسب کرایا جاتا تھا اور یہ شرمناک آمدنی آقا حاصل کرتا تھا۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اس طبقہ کے ساتھ کیسا غیر منصفانہ اور انسانیت سوز سلوک روا رکھا جاتا تھا۔ اسلام نے اس کی سخت ممانعت کر دی۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ ولا تکرھوا فتیاتکم علے البغاء ان اردن تحصنا لتبتغوا عرض الحیٰوۃ الدنیا۔ یعنی لونڈیوں کو بدکاری کے لئے مجبور نہ کیا جائے۔ پھر صرف یہی نہیں۔ بلکہ بدکاری اور فواحش کے احتمال کو ہی رد کر دیا۔ اور اس جڑ کو بھی کاٹ دیا۔ جو بدکاری کا موجب ہو سکتی تھی۔ فرمایا۔ وانکحوا الایامیٰ منکم والصالحین من عبادکم وامائکم ان یکونوا فقراء یغنیھم اللہ من فضلہ گویا صاف الفاظ میں آقاؤں کو حکم دیا۔ کہ وہ اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے نکاح کر دیا کریں ؛

آزاد عورت کا غلام اور لونڈی کا آزاد مرد سے نکاح

اسلام چونکہ دنیا میں مساوات کا علمبردار ہے۔ اور دنیا میں سب سے پہلا یہی مذہب ہے۔ جس نے یہ اصول قائم کیا ہے۔ کہ نسلی تفاخر کوئی چیز نہیں۔ اصل چیز تقویٰ اللہ ہے۔ اس لئے اس نے اجازت دی ہے۔ کہ اگر ضرورت ہو۔ تو آزاد مرد لونڈی کے ساتھ اور آزاد عورت غلام کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ ولا تنکحوا المشرکٰت حتیٰ یؤمن ولامۃ مؤمنۃ خیر من مشرکۃ ولو اعجبتکم ولا تنکحوا المشرکین حتیٰ یؤمنوا ولعبد مؤمن خیر من مشرک ولو اعجبکم۔ یعنی مشرک عورتیں جب تک ایمان نہ لے آئیں مسلمان مردوں کو ان کے ساتھ نکاح نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ مشرکہ سے خواہ وہ کس قدر اچھی کیوں نہ ہو۔ مومن لونڈی بہتر ہے۔ اور مشرک مرد خواہ کیسا ہی اچھا کیوں نہ ہو۔ اس سے مسلمان غلام بہتر ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ مشرکہ عورت سے نکاح کے بجائے مسلمان لونڈی سے نکاح کرنا بہتر ہے۔ اور مشرک مرد کے بجائے مسلمان غلام کے ساتھ نکاح بہتر ہے۔ گویا اس آیت کریمہ کے رو سے آزاد مردوں اور لونڈیوں اور آزاد عورتوں اور غلاموں کا باہم نکاح جائز قرار دیا گیا ہے

لونڈی سے نکاح

بعض نادانوں نے اسلام پر یہ اعتراض کیا ہے۔ اس میں لونڈیوں کو کسبی عورتوں کی طرح رکھنے کا حکم ہے۔ حالانکہ یہ قطعاً غلط ہے۔ اسلام میں لونڈی کے ساتھ بھی تعلقات زن شوئی کے لئے قید نکاح ضروری رکھی گئی ہے جیسا کہ فرمایا۔ ومن لم یستطع منکم طولاً ان ینکح المحصنٰت المؤمنٰت فمن ما ملکت ایمانکم من فتیاتکم المؤمنٰت واللہ اعلم بایمانکم بعضکم من بعض فانکحوھن باذن اھلھن واٰتوھن اجورھن بالمعروف محصنٰت غیر مسٰفحٰت ولا متخذات اخدان فاذا احصن فان اتین بفاحشۃ فعلیھن نصف ما علی المحصنٰت من العذاب۔ ذٰلک لمن خشی العنت منکم وان تصبروا خیر لکم واللہ غفور رحیم۔ یعنی جو مسلمان آزاد عورت کے ساتھ نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ وہ مسلمان لونڈی کے ساتھ نکاح کرے۔ اللہ تعالےٰ نے تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے آزاد اور غلام ایک دوسرے کے ہم جنس ہیں۔ اور لونڈی کے اہل سے اذن لیکر اس کے ساتھ نکاح کرو۔ اور دستور کے مطابق ان کے مہر ان کے حوالہ کر دو بشرطیکہ وہ نکاح کی قید میں رہیں۔ اور خفیہ یا علانیہ بدکاری کا ارتکاب نہ کریں۔ ہاں اگر نکاح میں رہنے کے باوجود بھی وہ کسی وقت زنا کا ارتکاب کریں۔ تو ان کو آزاد عورت سے نصف سزا ملنی چاہیئے۔

اس سے یہ بات بخوبی معلوم ہو سکتی ہے۔ کہ اسلام نے لونڈی کے ساتھ باقاعدہ نکاح کرنے اور بیویوں کی طرح باقاعدہ اپنے گھر میں رکھنے کا حکم دیا ہے۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ اسلام نے اس بات کی اجازت دی ہے۔ کہ کوئی جتنی لونڈیاں چاہے۔ گھر میں ڈال سکتا ہے۔ اور آقا اپنی لونڈیوں سے جس وقت چاہے۔ بلا نکاح وطی کر سکتا ہے۔ یہ قطعاً غلط اور اسلام کے خلاف ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ قرآن کریم نے صاف الفاظ میں حکم دیا ہے۔ کہ وانکحوا الایامیٰ منکم والصٰلحین من عبادکم وامائکم۔ یعنی بیواؤں اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے نکاح کر دیا کرو۔ اگر آقا کو بلا نکاح اپنی لونڈی سے وطی کی اجازت ہوتی تو پھر ان کے نکاح کر دینے کا حکم دینے کی کیا ضرورت تھی۔

ملک یمین اور وطی

بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ صرف ملک یمین سے ہی آقا کو لونڈی کے ساتھ وطی کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ اگر یہ درست ہو۔ تو غور کرنا چاہیئے کہ کیا جب وہ بموجب حکم الٰہی اس کا نکاح کسی اور جگہ کرے۔ تو پھر بھی اس کے ساتھ وطی کا حق اسے حاصل رہیگا۔ یا نہیں۔ اگر ملک یمین ہی حق وطی کے لئے کافی ہے۔ تو کسی کے ساتھ اپنی مرضی سے اس کا نکاح کرنے کے ساتھ اس کے ملک یمین پر تو کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اور وہ عورت بدستور اس کی لونڈی رہتی ہے کیا ایسی صورت میں وہ بھی وطی کر سکتا ہے۔ اگر نہیں۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ صرف ملک یمین ہی وطی کے لئے کافی نہیں۔ بلکہ نکاح بھی ضروری ہے۔

ایک اور دلیل

سورۂ نساء کی ابتدائی آیات میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے و ان خفتم الا تقسطوا فی الیتٰمیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلٰث وربٰع۔ فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ او ما ملکت ایمانکم۔ یعنی اگر تم کو یہ اندیشہ ہو۔ کہ ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں جو تمہارے نکاح میں آئیں تم انصاف قائم نہ رکھ سکو گے۔ تو دوسری عورتوں میں سے جو تمہیں اچھی لگیں۔ دو دو۔ تین تین چار چار شادیاں کر لو۔ ہاں اگر یہ اندیشہ ہو۔ کہ کئی بیویوں میں عدل نہ قائم رکھ سکو گے۔ تو پھر ایک سے ہی شادی کرو۔ یا جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہو چکے ہوں۔ اب غور کا مقام ہے۔ کہ یہاں واحدۃ او ما ملکت ایمانکم ایک ہی حالت میں ہیں۔ اور اگر ملک یمین کیساتھ نکاح ضروری نہیں۔ تو پھر ماننا پڑے گا۔ کہ اگر انسان صرف ایک ہی بیوی پر اکتفا کرنا چاہے۔ تو پھر اس کے ساتھ اسے نکاح کی ضرورت نہ ہوگی۔ لیکن اگر ایک بیوی کے لئے بھی نکاح کی شرط ہے۔ تو لازماً ما ملکت ایمانکم کے لئے بھی نکاح ضروری ہوگا ؛

سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

ان احکام خداوندی کے علاوہ جب ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ لونڈیوں کے ساتھ بلا نکاح وطی جائز نہ سمجھتے تھے۔ اگر ملک یمین بلا نکاح مومنوں کے لئے جائز ہو سکتی ہے۔ تو آپ کے لئے بالحسن وجوہ ہونی چاہیئے تھی لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ اور اس امر کو سب نے باتفاق تسلیم کیا ہے۔ کہ حضرت جویریہؓ اور حضرت صفیہؓ دونوں آپ کے ملک یمین میں آ چکی تھیں۔ مگر آپ نے ان سے نکاح کئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نکاح ضروری ہے۔

بخاری کی ایک حدیث

احادیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لونڈی کے ساتھ نکاح ضروری سمجھتے تھے۔ چنانچہ بخاری کی ایک حدیث ہے۔ کہ

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایما رجل کانت عندہ ولیدۃ فعلمھا واحسن تعلیمھا و ادبھا فاحسن تادیبھا ثم اعتقھا وتزوجھا فلہ اجران وایما رجل من اھل الکتاب اٰمن بنبیہ واٰمن فلہ اجران وایما مملوک ادی حق موالیہ وحق ربہ فلہ اجران یعنی جس شخص کے پاس لونڈی ہو۔ وہ اسے اچھی تعلیم دے۔ اچھی طرح تادیب کرے۔ پھر آزاد کرے۔ اور اس کے ساتھ نکاح کرے تو اس کے لئے دو اجر ہیں۔ اور جو شخص بنی اسرائیل میں سے اپنے نبی پر ایمان لائے اور پھر مجھ پر ایمان لائے۔ اس کیلئے دو اجر ہیں۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ جس طرح کوئی اہل کتاب دونو شرائط کو پورا کئے بغیر فرمانبردار نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح جو شخص لونڈی کو تعلیم دیکر آزاد کرنے کے بعد اس سے نکاح نہیں کرتا۔ وہ بھی نافرمان ہے ؛

نقشہ تبلیغی تنظیم ضلع امرتسر ۱۹۳۲ و ۱۹۳۱ء

نمبر		
۱	نائب مہتمم تبلیغ	سید بہاول شاہ۔ ایچ۔ پی۔ او۔ ٹی۔ بازار سورج کنڈ کٹڑہ خزانہ امرتسر
۲	ڈسٹرکٹ سیکرٹری تبلیغ	چوہدری غلام محمد صاحب موضع کڑیال۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر

تحصیل امرتسر

انسپکٹر تبلیغ: چوہدری محمد طفیل صاحب ماسٹر ایم بی سکول الف شرف پورہ امرتسر

تبلیغی حلقہ جات	سیکرٹری تبلیغ	تعداد انصار اللہ حلقہ وار	تعداد مضافات حلقہ وار
۱ امرتسر شہر	سید بہاول شاہ صاحب احمدی	۵۴	۱۰۰
۲ بابا بکالہ	منشی عبد الرحمن صاحب	۲	۴۱
۳ بھوے والے	منشی نبی بخش صاحب ڈاکخانہ	۲	۴۲
۴ ترپئی	حکیم غلام نبی صاحب	۴	۲۴
۵ جنتر	ماسٹر محمد طفیل صاحب	۱۲	۴۸
۶ وڈالہ بھسوسہ	چوہدری محمد عبد الحق صاحب	۲	۳۱
۷ بھٹیاں	مستری محمد الدین صاحب	۱۰	۴۶

- تعداد مضافات تحصیلوار: ۳۳۲
- تعداد مضافات زیر تبلیغ: ۳۲۶
- تعداد انصار اللہ سرکل وار: ۸۵

تحصیل اجنالہ

انسپکٹر تبلیغ: چوہدری غلام محمد صاحب موضع کڑیال برا اجنالہ ضلع امرتسر

تبلیغی حلقہ جات	سیکرٹری تبلیغ	تعداد انصار اللہ حلقہ وار	تعداد مضافات حلقہ وار
۱ ہرنیالہ	چوہدری رحمت علی صاحب پریذیڈنٹ	۷	۲۳
۲ محلانوالہ	منشی عبد الخالق صاحب بزاز	۷	۴۱
۳ مانوالہ	چوہدری محمد تقی صاحب	۲	۲۹
۴ کرتول	چوہدری غلام محمد صاحب	۳	۵۷
۵ تیترے نگل	چوہدری رحمت علی صاحب	۹	۲۰
۶ بڈالی	چوہدری رحمت علی صاحب	۴	۲۶
۷ مدہو جوڑا	میاں فضل احمد صاحب	۱۹	۵۰
۸ چک سکندر	میاں اللہ دتا صاحب	۱	۳۸
۹ چمیاری	چوہدری انور خان صاحب	۲	۵۲

- تعداد مضافات تحصیلوار: ۳۳۷
- تعداد مضافات زیر تبلیغ: ۲۹۰
- تعداد انصار اللہ سرکل وار: ۵۴

تحصیل ترنتارن

انسپکٹر تبلیغ: خان عبد المجید خان صاحب موضع ویرووال ڈاکخانہ خاص ضلع امرتسر

تبلیغی حلقہ جات	سیکرٹری تبلیغ	تعداد انصار اللہ حلقہ وار	تعداد مضافات حلقہ وار
۱ ترنتارن	منشی عبد الغنی صاحب	۴	۹۱
۲ بھگانہ	مولوی الٰہی بخش صاحب مدرس	۱	۵۲
۳ میاں ونڈ	حکیم خورشید احمد صاحب	۲	۷۳
۴ ویرووال	خان صاحب عبد الحمید خان صاحب	۲	۸۴
۵ کوٹ محمد خاں	میاں نور محمد صاحب بزاز	۱	۷۲

- تعداد مضافات تحصیلوار: ۳۷۲
- تعداد مضافات زیر تبلیغ: ۲۸۵
- تعداد انصار اللہ سرکل وار: ۱۰

نمبر		
۱۲	کل گاؤں ضلع امرتسر	۱۰۴۱
۱۳	رقبہ و کل آبادی ضلع امرتسر	۱۱۱۷۵۶۶ — طول ۴۸ میل، عرض ۳۶ میل } رقبہ ۱۶۲۸ مربع میل

نوٹ:

۱۔ دیہات زیر تبلیغ سے مراد وہ دیہات ہیں جو سر دست زیر تبلیغ ہیں۔

۲۔ جملہ خط و کتابت متعلقہ تبلیغ بنام نائب مہتمم تبلیغ ہو۔

۳۔ جملہ انسپکٹران و سیکرٹریان اپنے حلقہ کی ماہواری تبلیغی رپورٹ ہر مہینہ کی آخری تاریخ تک نائب مہتمم تبلیغ کے نام ارسال کریں۔

خاکسار سید بہاول شاہ نائب مہتمم تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

برائے سنہ ۱۹۳۲ء

اخبار الفضل مجریہ ۳ مارچ میں چند جماعتوں کے سال حال کے لئے منظور شدہ عہدہ داران کے متعلق اعلان کیا جا چکا ہے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے عہدہ داروں کی فہرستیں پہنچی ہیں۔ جو بعد منظوری شائع کی جاتی ہیں۔ باقی جماعتیں بھی جلد توجہ کریں۔ سال رواں کا تیسرا مہینہ گذر رہا ہے۔ اور ابھی تک جماعتوں کے ایک کثیر حصہ نے اس سال کے عہدہ داروں کی منظوری حاصل نہیں کی۔ ناظر اعلیٰ

جماعت احمدیہ مزنگ لاہور

جنرل سکرٹری میاں محمد یوسف صاحب سپرنٹنڈنٹ سول سکرٹریٹ پنجاب
سکرٹری مال چوہدری عبدالرحیم صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ
دعوۃ و تبلیغ علی محمد کلرک ملٹری اکونٹس
تعلیم و تربیت " " "
وصایا ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب اسسٹنٹ سرجن سنٹرل جیل
امور عامہ و خارجہ عبدالغنی صاحب مزنگ

جماعت دہلی

جنرل سکرٹری بابو اکبر علی صاحب انسپکٹر آف ورکس ریلوے ہیملٹن روڈ
سکرٹری تبلیغ مولوی عبدالحمید صاحب مولوی فاضل بی اے بیک سکوئر
سکرٹری امور عامہ بابو محمد عمر صاحب اوورسیر آرہ مشین
فارن سکرٹری قریشی مختار احمد صاحب ایم اے
فنانشل سکرٹری بابو غلام حسین صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین سنٹرل آفس

جماعت نگری ضلع گوجرانوالہ

پریذیڈنٹ مرزا عبدالکریم صاحب
سکرٹری مال مرزا محمد حسین صاحب
سکرٹری تعلیم میاں نورالدین صاحب
دعوۃ و تبلیغ منشی محمد جمال صاحب
محصل میاں محمد رمضان صاحب

جماعت کوئٹہ

جنرل سکرٹری بابو محمد اسمٰعیل صاحب آرسنل کلرک
سکرٹری تعلیم بابو محمد اسمٰعیل صاحب آرسنل کلرک
سکرٹری مال بابو عبدالمجید صاحب ہیڈ کمپونڈر رسول ہسپتال
سکرٹری امور عامہ " "
اسسٹنٹ " ماسٹر غلام محمد صاحب درزی
سکرٹری تبلیغ بابو کریم بخش صاحب مالک اقبال بوٹ ہاؤس
اسسٹنٹ " بابو ناظر حسین صاحب گریس کلرک
سکرٹری وصایا میاں برکت علی صاحب ہیڈ کنسٹیبل
منتظم مسجد بابو محمد عبداللہ صاحب کلرک میونسپلٹی
لائبریرین ملک عطاء اللہ صاحب
ظہور احمد صاحب سٹورمین آرسنل

ڈیرہ چک ۲۹۱ ضلع شیخوپورہ میں

کامیاب مناظرہ

مکرمی ملک شیر محمد خان صاحب رئیس کوٹ رحمت خاں سے اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۵-۲۶ فروری ۱۹۳۲ء ڈیرہ چک نمبر ۲۹۱ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان وفات مسیحؑ۔ صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مناظرہ ہوا۔ غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب گوندلانوالہ مولوی محمد مسلم صاحب اور مولوی نور شاہ صاحب تھے۔ ہماری طرف سے ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی اے گجراتی مناظر تھے۔ دو دن دونوں مضامین پر شاندار اور کامیاب مناظرے ہوئے۔ غیر احمدی مولوی صاحبان ابھی مناظرہ کا وقت باقی تھا۔ کہ میدان مناظرہ چھوڑ کر چلے گئے۔ مناظرہ کے آخر پر کوٹ رحمت خاں کے دو اشخاص غلام قادر اور محمد بخش اور چک ڈیرہ میں سے نظام الدین صاحب سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ گیانی واحد حسین صاحب کا بھی گورو بابا نانک صاحب علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونے پر لیکچر ہوا۔ جو نہایت دلچسپی کے ساتھ سنا گیا۔

آنبہ ضلع شیخوپورہ میں کامیاب مناظرہ

آنبہ میں ۲۷-۲۸-۲۹ فروری کو ۴ مناظرے ہوئے۔ پہلا مناظرہ حیات مسیحؑ دوسرا مناظرہ وفات مسیحؑ۔ تیسرا مناظرہ امکان نبوت پر اور چوتھا مناظرہ صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوا۔ غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب بنڈی بہاؤالدین حافظ احمد الدین صاحب گکھڑوی اور مولوی نور حسین صاحب گرجاکھی تھے۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی اے اور مولوی محمد سلیم صاحب

پہلے مناظرہ میں خود غیر احمدی اصحاب نے اپنے مناظر مولوی محمد حسین صاحب کو وقت ختم ہونے سے قبل ہی بٹھا دیا۔ اور اس طرح اپنی کھلی شکست کا اعتراف کیا۔

دوسرے مناظرہ میں ایک معزز سکھ سردار صاحب نے غیر احمدیوں سے کہا۔ کہ آپ کے مناظر کوئی تسلی بخش جواب نہیں دے سکتا غرضیکہ یہ مناظرہ بھی نہایت شاندار اور کامیاب رہا۔

مناظرہ سے فرار

کوٹ سدو ضلع ملتان میں ۴- اور ۵ مارچ ۱۹۳۲ء کو غیر احمدی اصحاب مناظرہ کے لئے مولوی عبدالعزیز صاحب کو ملتان سے لائے۔ مولوی عبدالاحد صاحب مہتمم تبلیغ علاقہ اور مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی احمدی مناظر موجود تھے۔ مگر غیر احمدی مناظر نے مناظرہ سے انکار کر کے اپنی شکست کا اقرار کر لیا۔ اس کے بعد ۴½ گھنٹے سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ اور غیر احمدی اصحاب کے سوالات کے جواب دیئے گئے۔

لدھیانہ میں ۶ مارچ کا جلسہ

جماعت احمدیہ لدھیانہ نے ۶ مارچ کو پنڈت لیکھرام کی یادگار میں زیر صدارت مولوی محمد حسین صاحب مہتمم تبلیغ جلسہ کیا۔ جس میں غیر احمدی اور ہندو اصحاب بھی شامل تھے۔ جن میں رائے بہادر لالہ بھوارام صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل بھی شامل تھے۔ مولوی محمد حسین صاحب نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریر کی۔ بعدہٗ مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل نے پنڈت لیکھرام والی پیشگوئی پر خدا تعالےٰ کے نشان کی وضاحت کرتے ہوئے اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ثبوت دیا۔

گجرات میں لیکچر

چوہدری احمد الدین صاحب وکیل گجرات سے لکھتے ہیں ۶ مارچ ۱۹۳۲ء کو پبلک لائبریری گجرات میں گورو بابا نانک علیہ الرحمۃ کے مذہب پر گیانی واحد حسین صاحب کا پنجابی میں کامیاب لیکچر ہوا۔ کافی تعداد میں مسلمان ہندو اور سکھ موجود تھے۔ مسلمان نعرہ ہائے تکبیر سے اپنی دلچسپی اور پسندیدگی کا اظہار کرتے رہے۔

موضع بسراواں ضلع گورداسپور میں جلسہ

موضع بسراواں ضلع گورداسپور میں ۱۳ مارچ ۱۹۳۲ء کو جلسہ ہوا۔ جس میں

درجہ	قطر ویل	تخمینہ وزن	قیمت
اول	۲۶ انچ	۳½ من	۲۵ روپے
دوئم	۲۴ انچ	۲½ من	[illegible]

اصلی و اعلےٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ (پنجاب)

اعلان ضروری
پتے درکار ہیں

قادیان کی نئی آبادی میں جن اصحاب نے اراضی خریدی ہوئی ہے۔ ان کے نام پر ان کے خرید کردہ قطعات کا داخل خارج کروانے کیلئے ان کے مفصل پتوں کی ضرورت ہے۔ پس بذریعہ اعلان ہذا تمام ایسے احباب کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے۔ کہ جلد تر خاکسار کو اپنی ولدیت۔ قومیت اور اصل سکونت سے مطلع فرماویں بعض احباب اپنی قوم احمدی لکھدیا کرتے ہیں۔ ایسے احباب مطلع رہیں کہ افسران مال کے نزدیک اس قسم کی اندراج قابل تسلیم نہیں ہے۔ معروف قوم لکھنی چاہیئے۔ نیز سکونت میں ضلع بھی ساتھ لکھنا چاہیئے۔ خاکسار میرزا بشیر احمد قادیان

رجسٹرڈ حب اٹھرا رجسٹرڈ

اگر آپ کو اولاد حاصل کرنے کی حقیقی تڑپ ہے۔ تو آپ اپنے گھر میں حب اٹھرا استعمال کرائیں۔ اس کے کھانے سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے۔ مرض اٹھرا کی شناخت یہ ہے کہ اس سے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ مولانا مولوی نورالدین صاحب حبیب کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گود بھری بے مثل گولیاں حضور کی مجرب اور ان اندھیرے گھروں کا چراغ ہیں۔ جن کو اٹھرا نے گل کر رکھا تھا آج وہ خالی گھر خدا کے فضل سے پیارے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان گود بھری گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ آزما کر فائدہ اٹھائیں قیمت فی تولہ (عہ) شروع حمل سے آخر رضاعت تک ۹ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکدم نو تولہ منگوانے پر فی تولہ اور نصف محصول ڈاک صرف محصول معاف

المشتہر:- نظام جان عبداللہ جان معین الصحت قادیان

تجارت کرو۔ فائدہ اٹھاؤ
نمونہ کی گانٹھ مالیتی یکصد و دوصد روپیہ

ہمارا کٹ پیس کا مال تمام ہندوستان میں مقبول ہو رہا ہے۔ تھوڑے سرمایہ والے اصحاب اور پردہ نشین مستورات نہایت آسانی سے یہ تجارت کر سکتی ہیں۔ موسم بہار اور موسم گرما کے مناسب حال کٹ پیس یکصد روپیہ یا دوصد روپیہ کی نمونہ کی گانٹھ منگوا کر آزمائش کریں۔ ولایت کی سربند گانٹھیں چارصد سے آٹھ صد اور ہزار روپیہ تک کی ہیں۔ نمونہ کی گانٹھوں میں موسم کے مطابق مختلف قسم کا کٹ پیس ہوگا۔ آرڈر کے ہمراہ چہارم رقم پیشگی آنی چاہیئے۔ جلد گانٹھیں منگوائیں اور تجارت کر کے فائدہ اٹھائیں۔ مفصل لسٹ طلب کریں خط لکھتے وقت اخبار ہذا کا حوالہ ضرور دیں۔

امریکن کمرشیل کمپنی بمبئی نمبر ۱۱
(گورنمنٹ سے رجسٹری شدہ)

وصیتیں

نمبر ۳۰۵۲ :- میں ڈاکٹر چوہدری کریم الدین ولد مولوی فضل الدین صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۸/۳/۱۹۳۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۱۸۷ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی المرقوم ۲۳ اگست ۱۹۳۱ء نوٹ وصیت ہذا یکم ستمبر ۱۹۳۱ء سے ہوگی

العبد:- کریم الدین میڈیکل افسر ڈسپنسری ضلع گجرات
گواہ شد:- فضل الدین امیر جماعت احمدیہ کھاریاں
گواہ شد:- سعد الدین احمدی انگلش ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول جہلم برادر حقیقی موصی

نمبر ۳۵۴۰ :- میں مسماۃ سلامت بی بی زوجہ عبدالحمید صاحب قوم ارائیں عمر ۳۲ سال سکنہ سنور ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۳/۳/۱۹۳۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے پاس اس وقت یکصد کا زیور ہے۔ اس کے ⅒ حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ اور میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد میری ثابت ہو۔ اس کے بھی پانچویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں حصہ وصیت ادا کر دوں۔ تو وہ اس میں سے مجرا ہو جائیگا۔ میری آمدنی ماہوار پانچ روپیہ ہے اس کا دسواں حصہ میں ماہوار ادا کرتی ہونگی۔ العبد:- سلامت بیوہ عبدالحمید مرحوم ساکن سنور ریاست پٹیالہ۔ گواہ شد:- مولا بخش مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان ۱۳/۳/۳۱ گواہ شد:- عطاء الرحمٰن مولوی فاضل قادیان

نمبر ۳۵۱۲ :- میں عمر الدین ولد احمد یار قوم حجام عمر تخمیناً ساٹھ سال تاریخ بیعت جنوری ۱۹۰۶ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۱ ۹/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ پانچ روپیہ تک ہے جس تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- عمر الدین موصی بر مکان چوہدری حاکم الدین دار الفضل
گواہ شد:- نور الدین احمدی دوکاندار بقلم خود
گواہ شد:- کریم بخش ولد خدا بخش محلہ دار البرکات بقلم خود

نمبر ۳۵۴۳ :- میں مسماۃ عائشہ بیگم زوجہ خداداد خاں عمر ۱۸ سال قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۹ ۹/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (الف) نقد روپیہ تعدادی ۲۴۳ اسالو جو میرے والد کے پاس امانت ہے۔ (ب) حق مہر مبلغ پانصد روپیہ بذمہ تحریر

العبد:- عائشہ بیگم بقلم خود موصی
گواہ شد:- نور الدین احمدی دکاندار قادیان
گواہ شد:- خداداد خاں بقلم خود خاوند موصیہ

نمبر ۳۵۱۱ :- میں شیخ مہر الدین ولد فضل الٰہی قوم شیخ عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۶ ۹/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک حویلی مکان پختہ واقعہ شہر سیالکوٹ محلہ بڈہ معماراں جس میں میرا چھبیسواں حصہ ہے۔ باقی حصے میرے برادران حقیقی و تایا چچا زاد برادران کے ہیں۔ مکان مذکور کی موجودہ قیمت کا اندازہ ۱۲۰۰/- روپیہ ہے جس میں میرا حصہ ۴۶/۵/۶ ہے۔ اس کے علاوہ غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ قیمت اوزاران وغیرہ دکان بوٹ سازی ۱۰۰/- قیمت اسباب خانگی ۱۰۰/- میزان کل قیمت جائداد منقولہ و غیر منقولہ ۲۴۶/۵/۶ ہے۔ لیکن میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۲۰/- روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ یا ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ مورخہ ۶ ۹/۳۱

العبد:- مہر الدین ولد فضل الٰہی قوم شیخ شہر سیالکوٹ محلہ اسلام آباد
گواہ شد:- فضل احمد ولد نواب خاں قوم جٹ سکنہ تلونڈی عنایت خاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ ملازم ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ
گواہ شد:- محمد شفیع ولد بابو روشن دین صاحب مرحوم قائم مقام جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

نمبر ۳۴۹۸ :- میں مسماۃ محمودہ بنت محمد اسمٰعیل صاحب قوم آرائیں عمر ۳۰ سال سکنہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۵ ۶/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ منقولہ جائداد مہر و پارچہ زیور تین صد روپیہ کا ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت اس جائداد کے علاوہ بھی اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:- محمودہ خاتون بقلم خود
گواہ شد:- کاتب الحروف محمد عبد اللہ بقلم خود
گواہ شد:- عبد الرحیم مشوز مرچنٹ خاوند موصیہ

نمبر ۳۵۴۴ :- میں مسماۃ تاج بی بی بیوہ خواجہ ثناء اللہ صاحب مرحوم عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء امرت سر کٹڑہ جمیل سنگھ کوچہ میاں اسد اللہ وکیل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۲ ۹/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم یا جائداد اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو اس رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد ۸۹۰/- روپیہ زیورات طلائی مالیتی تخمیناً ۷۵/- روپیہ فقط۔

العبد:- تاج بی بی بیوہ خواجہ ثناء اللہ مرحوم مذکور
گواہ شد:- سید بہادل شاہ سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ امرتسر
گواہ شد:- ظہور شاہ نواسہ موصیہ کٹڑہ جمیل سنگھ کوچہ اسد اللہ وکیل امرت سر ۲۲ ۹/۳۱

نمبر ۳۵۰۹ :- میں شیخ عبد الغنی ولد محمد بخش صاحب قوم شیخ عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۱۲ء سکنہ موضع گھونیوال تحصیل اجنالہ ضلع امرت سر حال ملازم افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۵ ۷/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائداد ایک مکان سکونتی دو منزلہ پختہ واقعہ رقبہ موضع گھونیوال بلا شراکت غیرے میرے اپنے قبضہ میں ہے جس کی قیمت تقریباً پانچ ہزار روپیہ ہے۔ نیز میری ماہواری آمد اس وقت ۳۰۰/- شلنگ ہے جس پر میرا گزارہ چل رہا ہے۔ میں اس جائداد و ماہواری آمد کا دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور وصیت کر دیتا ہوں۔ اور کہہ دیتا ہوں کہ ماہواری آمد کا دسواں حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد مکان سکنی کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ اور صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ جس طرح چاہے۔ اس مکان کے دسویں حصہ پر قبضہ کرلیوے۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کے دسویں حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اور اسی طرح قبضہ لینے کا صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا۔ جس طرح وہ میرے مکان سکنی کے متعلق حق رکھتی ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت بابت قیمت جائداد متذکرہ بالا یعنی حصہ انجمن کی نسبت جمع کرا کر رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم کی قیمت جائداد سے منہا کر دی جائیگی۔ اور اس صورت میں صدر انجمن احمدیہ قادیان بقیہ قیمت یا حصہ کی مالک ہوگی۔ فقط تاریخ ۵ ۷/۳۱ بمقام بٹورا ایسٹ افریقہ۔ (ٹانگانیکا)

العبد:- شیخ عبد الغنی بقلم خود ملازم در کشاپ بٹورا ایسٹ افریقہ
گواہ شد:- سراج الدین برادر حقیقی اہلیہ شیخ عبد الغنی حال دوکاندار بٹورا افریقہ۔ گواہ شد:- ملک نادر خاں احمدی سکنہ سرکاں کر ضلع جہلم حال بٹورا بقلم خود

نمبر ۳۵۰۵ :- میں رسول بخش ولد صوبے خاں قوم راجپوت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن رائے پور ڈاکخانہ خانپور سیداں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۳ ۵/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد قریباً ۲ گھماؤں اراضی واقعہ موضع رائے پور تحصیل پسرور ہے۔

العبد:- رسول بخش ولد صوبے خاں قوم راجپوت
گواہ شد:- نبی احمد سکرٹری جماعت احمدیہ رائے پور بقلم خود
گواہ شد:- محمد حسین انسپکٹر وصایا سیالکوٹ۔ گواہ شد:- حسین احمد ولد صوبے خاں ساکن رائے پور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سری نگر سے ۱۰ مارچ کی خبر ہے کہ ۸ تاریخ کو جب پولیس نے ایک شخص مسمی صوبہ کو گرفتار کرنے کی کوشش کی۔ جو قانون کی خلاف ورزی میں تقریر کر رہا تھا۔ تو کہا جاتا ہے کہ ۵ سو آدمیوں کے لاٹھیوں اور پتھروں سے مسلح ہجوم نے پولیس پر حملہ کر دیا۔ جس سے ۴ پولیس افسر ایک ذیلدار اور ایک نمبردار زخمی ہو گئے لیکن ذمہ وار افسر فوراً موقعہ پر پہنچ گئے۔ اور کسی قسم کی مزید ہنگامہ آرائی کے بغیر مجمع کو منتشر کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ۴۲ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔

ریاست کشمیر کی طرف سے جو گول میز کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اس میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے مساوی یعنی سات سات ممبر لئے گئے ہیں۔ مسلمان ممبروں میں سے سوائے چودہری غلام عباس اور غلام محمد اشائی کے باقی سب سیاسیات سے نابلد اور سرکاری کارندے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں ہندو ممبر زیادہ تعلیم یافتہ اور ماہر سیاست ہیں۔ مسلمانان ریاست مسلمان نمائندوں کے خلاف سخت احتجاج کر رہے ہیں۔

اسمبلی کے ہندو اور سکھ ممبروں نے ریاست کشمیر کے واقعات حاضرہ کے متعلق وائسرائے ہند کو جو یادداشت بھیجی تھی۔ اس کے جواب میں پولیٹیکل سکرٹری نے لکھا ہے۔ کہ حکومت ہند و حکومت پنجاب دونوں کی کوشش رہی ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب کو قیام امن میں مدد دی جائے۔ چنانچہ کشمیر آرڈی نینس اس کی بین شہادت ہے جتھوں کی روک تھام بھی اسی لئے کی گئی۔ اور مہاراجہ صاحب نے اس سلسلہ میں جو بھی درخواست کی ہے وہ منظور کر لی گئی۔ اور آئندہ بھی کسی قسم کی امداد سے دریغ نہ کیا جائیگا۔

انگلستان کی پارلیمنٹ میں ۹ مارچ کو ایک ممبر نے ریاست کشمیر سے شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ کو ۲۴ گھنٹے کے اندر حدود ریاست سے نکل جانے کے حکم کے متعلق سوال کیا۔ تو وزیر ہند نے جواباً کہا کہ چونکہ یہ سوال ایک ریاست کے اندرونی انتظام پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس لئے میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا۔ کہ حکومت ہند کیوں مداخلت کرے۔

۱۰ مارچ کو پنجاب کونسل کے اجلاس میں میزانیہ پر بحث ہوئی تو بعض ممبروں کی طرف سے اعتراض کیا گیا۔ کہ بعض رقوم کی تفصیلات چونکہ مہیا نہیں کی گئیں۔ اس لئے بحث ملتوی کر دی جائے۔ لیکن بعد میں فنانس ممبر کے یقین دلانے پر کہ وہ ہر مطلوبہ تفصیل بتانے کو تیار ہیں تحریک التواء واپس لے لی گئی۔

معلوم ہوا ہے کہ چودہری ظفر اللہ خان صاحب۔ ڈاکٹر شفاعت احمد خاں اور مسٹر اے ایچ غزنوی نے وائسرائے سے دوبارہ ملاقات کر کے اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ ملک معظم کی حکومت کو اپنی مصدقہ حکمت عملی کے فوری اعلان پر زور دیں۔ چنانچہ وائسرائے نے وزیر اعظم کو اس بارہ میں ایک ابلاغی پیغام ارسال کیا ہے۔

نواب عبد الحفیظ خاں آف ڈھاکہ ممبر کونسل آف سٹیٹ نے ایک اخباری بیان میں حکومت پر زور دیا ہے کہ فرقہ وار مسئلہ کے متعلق بہت جلد اپنی پالیسی کا اعلان کرے۔ نواب صاحب موصوف مسئلہ کشمیر کے متعلق بھی عنقریب وائسرائے سے ملاقات کرنے والے ہیں۔

مسٹر ایم۔ این رائے کو جو ایک مشہور سیاسی ایجی ٹیٹر ہیں۔ کئی سال کے بعد ۱۹۳۱ء میں بمبئی میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اب سشن جج کانپور نے انہیں ۱۲ سال کے لئے حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا دی ہے۔ اس حکم کے خلاف عدالت عالیہ میں مرافعہ دائر کیا گیا ہے۔

نیو دہلی سے ۸ مارچ کی خبر ہے کہ حد بندی کے سوال پر وزیری اور مسعود قبائل میں خانہ جنگی شروع ہو رہی ہے حد بندی کا قضیہ دوامی حیثیت رکھتا ہے لیکن اس وقت اس نے شدید صورت اختیار کر لی ہے۔

کلکتہ میں امیر احمد اور عبد اللہ خاں کو پھانسی دینے کے بعد پولیس ان کی نعشوں کو قبرستان میں لے گئی۔ اور ورثاء کے حوالے کر دیں۔ تقریباً پچاس ہزار مسلمان وہاں جمع ہو گئے۔ اور نعشوں پر قبضہ کر کے شہر میں جلوس نکالنا چاہا۔ لیکن مسلم رہنما اور رضاکاروں نے پولیس کی کسی قسم کی مداخلت کے بغیر مسلمانوں کو روک دیا۔

دہلی سے ۱۰ مارچ کی خبر ہے کہ آل انڈیا میڈیکل بل اسمبلی کے اسی اجلاس میں پیش ہوگا۔ لیکن آخری فیصلہ شملہ کے اجلاس میں کیا جائیگا۔

بمبئی کے بعض سوداگروں نے کانگرسی تحریک کے ماتحت دس روز کی ہڑتال کی تھی۔ پولیس کمشنر نے انہیں نوٹس دیا ہے کہ دوکانیں فوراً کھولدیں اور آئندہ اگر معمولی اور رواجی دنوں کے علاوہ کبھی دکان بند کی گئی۔ تو قانونی سلوک کیا جائیگا۔

سول نافرمانی کی تحریک میں حصہ لینے پر حکومت بڑودہ نے مسٹر عباس طیب جی سابق چیف جسٹس کی پنشن بند کر دی ہے۔

۹ مارچ کو بمبئی کونسل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ہوم ممبر نے کہا۔ کہ حکومت اپنی موجودہ پالیسی میں تبدیلی کرنے کی کوئی وجہ نہیں دیکھتی۔

چٹاگانگ سے ۹ مارچ کی خبر ہے کہ مالیہ کی وصولی کے سلسلہ میں ۱۴ مارچ کو ضلع ہذا کی ۹۲۳ جاگیریں نیلام کی جائیں گی۔

پشاور سے ۱۱ مارچ کی اطلاع ہے کہ سرحد کی صورت حالات میں قطعاً کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ بارش کی وجہ سے ۹ کو ہوائی تاخت نہ کی جا سکی لیکن ۱۰ کو بعض دیہات پر بم برسائے گئے۔ حاجی ترنگ زئی کا لشکر سرحد سے پندرہ میل پر جمع ہے اسے پھر انتباہ کیا گیا ہے۔

سری نگر سے ۱۱ مارچ کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت سیاسی قیدیوں کی کل تعداد ۱۸۳ ہے۔ جن میں سے چھ کو سپیشل کلاس عطا ہوئی ہے۔

ریاست کشمیر کے متعلق گیارہ قابل اعتراض مضامین شائع کرنے کے الزام میں آرڈی نینس کے ماتحت اخبار پرتاپ اور اس کے پریس سے تین تین ہزار کی ضمانتیں طلب کی گئی ہیں۔

۱۱ مارچ کو پنجاب کونسل کے اجلاس میں مرزا حبیب اللہ کی تحریک پیش ہوئی۔ کہ جب تک اجناس کے نرخ اپنی اصلی حالت پر نہیں آتے۔ مالیہ اراضی میں معقول تخفیف کی جائے۔ سرکاری ممبروں نے بھی اس کی تائید کی۔ اور یہ اصل تسلیم کر لیا گیا۔

۱۱ مارچ کو مفتی کفایت اللہ ڈکٹیٹر جمعیۃ العلماء نے ایک جلوس مرتب کر کے ایک جلسہ منعقد کرنا چاہا۔ لیکن پولیس نے ان کو گرفتار کر لیا۔ سامعین کو منتشر ہونیکا حکم دیا گیا۔ اور انکار کرنے پر لاٹھیاں برسائی گئیں۔ ایک شخص سخت زخمی ہوا۔ مفتی صاحب کے مکان اور دفتر کی تلاشی بھی لی۔

نیویارک سے ۱۰ مارچ کی خبر مظہر ہے کہ امریکہ کا ایک ہوائی جہاز مشین میں نقص ہو جانے کی وجہ سے بحر اوقیانوس کے وسط میں بے قابو ہو گیا۔ اور اب اسے ٹھہرایا نہیں جا سکتا۔ چنانچہ وہ برابر چلا جا رہا ہے۔ اس کے پیچھے ایک امدادی جہاز بھی روانہ کیا گیا ہے۔ جہاز مذکور میں ۴۳ آدمی سوار ہیں۔

گول میز کانفرنس کی فرنچائز کمیٹی کے سامنے بمبئی میں شہادت دیتے ہوئے اچھوت انڈین ایسوسی ایشن نیز گجرات کے اچھوتوں کی ایسوسی ایشن کے نمائندوں نے بیان کیا۔ کہ اچھوتوں کے حقیقی نمائندہ ڈاکٹر امبیدکر ہی ہیں۔ اچھوت اقوام نے انہیں اپنا لیڈر تسلیم کر لیا ہے۔ ان جیسی شہرت رکھنے والا کوئی دوسرا نمائندہ ہم میں نہیں۔ مسٹر راجا کا وجود محض کاغذات تک ہی محدود ہے

لنڈن سے ۱۰ مارچ کی اطلاع مظہر ہے کہ آئرلینڈ کے انتخابات ختم ہو گئے ہیں۔ اور مسٹر ڈی ولیرا صدر قرار پائے ہیں۔ دس سال قبل آئرلینڈ کو حکومت خود اختیاری حاصل ہوئی تھی۔ اور اسی وقت سے اب تک حکومت کی باگ کاسگریو کے ہاتھ میں تھی۔

پانی پت سے ۱۰ مارچ کو یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ خواجہ اقبال احمد انصاری المعروف بہ صوفی اقبال کا چھ ماہ کی علالت کے

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا